وزیراعظم کا قوم سے خطاب
23-07-15

عزیز اہل وطن!

السلام علیکم!

آج میں قومی تاریخ کے ایک نہایت اہم موقع پر آپ سے مخاطب ہوں۔ 2013ء کے انتخابات میں مبینہ دھاندلی کے الزامات کی تحقیق کرنے والے انکوائری کمیشن نے اپنا فیصلہ دے دیا ہے اور اس کی رپورٹ حکومت کو موصول ہوگئی ہے۔ انکوائری کمیشن کو تین بنیادی سوالوں پر تحقیق کرنے اور اپنی رائے دینے کے لیے کہا گیا تھا۔

1۔ کیا 2013ء کے عام انتخابات غیر جانبدارانہ، منصفانہ، دیانتدارانہ اور قانون کے تقاضوں کے مطابق ہوئے؟

2۔ کیا کوئی 2013ء کے انتخابات کے نتائج تبدیل کرنے کے لیے منظّم دھاندلی یا سازش کے ذریعے اثر انداز ہوا؟

3۔ کیا الیکشن 2013ء کے نتائج مجموعی طور پر عوامی مینڈیٹ (Mandate) کا درست اور حقیقی اظہار کرتے ہیں؟

مکمل چھان بین کے بعد، انکوائری کمیشن نے ان سوالات کے یہ حتمی جوابات دیے ہیں۔

1۔ الیکشن کمیشن کی حد تک رپورٹ میں بتائی گئی کوتاہیوں سے قطعِ نظر، ریکارڈ پر موجود تمام شواہد کو مدِ نظر رکھتے ہوئے 2013ء کے عام انتخابات مجموعی اعتبار سے منصفانہ اور قانون کے تقاضوں کے مطابق منعقد کیے گئے۔

2۔ نہ تو انکوائری کمیشن کی کارروائی میں شامل پارٹیوں نے کسی ایسے پلان یا سازش کے بارے میں کوئی ثبوت پیش کیے اور نہ ہی کمیشن کے سامنے رکھے گئے مواد سے ایسی کوئی بات سامنے آئی ہے جس سے دھاندلی کے کسی پلان یا سازش کی نشاندہی ہو۔ اسی طرح مبینہ دھاندلی میں ملوث افراد کے خلاف عائد کردہ الزامات بھی ثابت نہیں کیے جا سکے۔

3۔ جب الیکشن 2013ء کو اُن کے مجموعی تناظر میں دیکھا جائے تو الیکشن کمیشن کی چند کوتاہیوں کے باوجود، انکوائری کمیشن کے سامنے موجود شواہد کو مدِ نظر رکھتے ہوئے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ نتائج عوام کے مینڈیٹ کا حقیقی اظہار نہیں تھے۔

اس کمیشن کی کارروائی کی تمام تر تفصیلات قوم کے سامنے آ چکی ہیں۔ اس کارروائی سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ہماری تاریخ میں اپنی نوعیت کے اس پہلے کمیشن نے کس محنت، توجہ اور دانش و حکمت کے ساتھ انصاف کے تقاضے پورے کیے اور دھاندلی کی شکایت کرنے والوں کو اپنے الزامات کے ثبوت فراہم کرنے کا پورا موقع دیا۔

پاکستان ہی نہیں، دنیا کی تاریخ میں بھی ایسی مثال کم ہی ملے گی کہ زبردست عوامی حمایت کے ساتھ منتخب ہونے والی کسی حکومت نے اپنے آپ کو کٹہرے میں لاکھڑا کیا ہو۔ ہم نے یہ تحریری ضمانت بھی دے دی تھی کہ دھاندلی ثابت ہونے کی صورت میں ہم حکومت سے الگ ہو کر پھر سے عوام کے پاس جائیں گے۔ ہمارا یہ عہد اس یقین واعتماد کا اظہار تھا کہ 2013ء کے انتخابی نتائج عوامی مینڈیٹ کے عین مطابق تھے اور اُن میں کسی سطح پر کوئی دھاندلی نہیں ہوئی۔ اللہ نے ہمیں سرخرو کیا۔ تقریباً تین ماہ کی کارروائی کے بعد انکوائری کمیشن کی جامع رپورٹ ہمارے موقف ہی کی نہیں، پاکستانی عوام کے مینڈیٹ کی توثیق بھی ہے۔ یہ جمہوریت، آئینی نظام اور اداروں کی بلوغت کی علامت ہے۔ یہ اس نظریے کی توثیق ہے کہ مسائل سڑکوں پر نہیں، دھرنوں میں نہیں، دستوری ایوانوں میں حل ہوں گے۔

انتخابی عمل کو ہر اعتبار سے آزادانہ، منصفانہ اور خرابیوں سے پاک بنانا PML(N) کے منشور کا اہم نکتہ ہے۔ میں نے جون 2014ء میں سپیکر قومی اسمبلی کو خط لکھ کر وسیع تر جامع انتخابی اصلاحات کے لئے پارلیمنٹ میں موجود تمام جماعتوں پر مشتمل ایک کمیٹی قائم کرنے کی درخواست کی تھی۔ میں نے کہا تھا کہ کمیٹی انتخابی اصلاحات کے لئے کسی بھی حد تک جاسکتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ ضروری خیال کرے تو آئینی ترامیم بھی تجویز کرسکتی ہے۔ یہ کمیٹی قائم ہوچکی ہے۔ اس کے متعدد اجلاس بھی ہوچکے ہیں۔ میں توقع کرتا ہوں کہ تمام جماعتیں انتخابی اصلاحات کمیٹی میں بیٹھ کر اپنا بھرپور کردار ادا کریں گی اور یہ کام جلد مکمل کرلیا جائے گا۔

عزیز اہلِ وطن!

قوموں کی زندگی میں بے یقینی کے موسم، بے ثمر ہی نہیں تباہ کن بھی ہوتے ہیں۔ بے یقینی سے سیاسی عدم استحکام پیدا ہوتا ہے اور سیاسی عدم استحکام تعمیر وترقی کی راہوں پر آگے بڑھتے ہوئے قدم روک دیتا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ وطن عزیز اس بے یقینی اور عدمِ استحکام کی کتنی بھاری قیمت ادا کرچکا ہے۔ اگر تقریباً ستر سالوں پر محیط ہماری سیاسی تاریخ، بے یقینی، عدم استحکام اور انتشار کا شکار نہ رہتی اور جمہوری نظام میں رخنے نہ پڑتے تو آج ہم زندگی کے تمام شعبوں میں ترقی یافتہ قوموں کے شانہ بشانہ کھڑے ہوتے۔

میرے عزیز ہم وطنو!

اب ہمیں ماضی کی کوتاہیوں کی تلافی بھی کرنی ہے، بے یقینی اور عدم استحکام پیدا کرنے والے عناصر کی حوصلہ شکنی بھی کرنی ہے اور پورے عزم کے ساتھ جمہوری نظام کی چھتری تلے پاکستان کو کروڑوں اہلِ وطن کی آنکھوں میں بسے خوابوں کی تعبیر بھی بنانا ہے۔ ہمارے پاس کھوکھلے نعروں، بے بنیاد دعووں، جذباتی اپیلوں اور بے مقصد تماشوں کے لئے کوئی وقت نہیں۔ اب ہمیں قومی زندگی کے ایک ایک لمحے کا حساب رکھنا ہوگا۔ اب ہمیں راستے سے بھٹکا دینے والی آوازوں پر کان دھرنے کی بجائے، اپنی نظریں مستقبل کی روشن منزلوں پر مرکوز رکھنا ہوں گی۔

عزیز اہلِ وطن!

آج میں حکومت کی دو سالہ کارکردگی کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا لیکن اللہ تعالیٰ کے بے پایاں شکر کے ساتھ یہ ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ پاکستان میں ترقی و خوشحالی کا سفر الحمد اللہ شروع ہو چکا ہے۔ آج کا پاکستان، دو سال پہلے والے پاکستان سے کہیں بہتر ہے۔ ہماری معیشت تیزی سے مضبوط ہو رہی ہے۔ پاکستان کی عالمی ساکھ بہتر ہو رہی ہے اور انشا اللہ تین سال بعد کا پاکستان آج کے پاکستان سے کہیں زیادہ روشن، خوش حال اور توانا ہوگا۔ ہم تیزی کے ساتھ دہشت گردی کے مکمل خاتمے کی طرف بڑھ رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپریشن ضربِ عضب کے نتائج پوری قوم کے سامنے ہیں۔ ہماری مسلح افواج، سیولین ادارے، تمام Civil Armed Forces اور انتظامیہ اس عظیم مشن کی کامیابی کے عزم سے سرشار ہیں۔ پوری قوم اُن کے اس عزم کی معترف ہے۔ ہم پہاڑوں، جنگلوں اور دُور دراز کی بستیوں کو ہی نہیں انشاءاللہ اپنے شہروں کو بھی دہشت گردی اور لاقانونیت سے نجات دلانے کے لئے پُرعزم ہیں۔ ہم نے وطنِ عزیز میں امن و خوش حالی کا عہد کر رکھا ہے۔ کوئی سیاسی مصلحت ہمارے اس پختہ عزم کو کمزور نہیں کر سکتی۔

آج جب کہ میں آپ سے مخاطب ہوں، پاکستان کے کئی علاقے بارشوں اور سیلاب کی تباہ کاریوں کا نشانہ بنے ہوئے ہیں۔ صوبائی حکومتوں سمیت تمام متعلقہ اداروں کو یہ امر یقینی بنانا چاہیے کہ متاثرین کے ریسکیو (Rescue) ریلیف (Relief) اور جلد از جلد بحالی میں کسی قسم کی کوتاہی نہ ہو۔ وفاقی حکومت بھی پوری طرح متحرک ہے۔ میں خود متاثرہ علاقوں میں جا رہا ہوں اور سارے عمل کی نگرانی کر رہا ہوں۔ امدادی کاموں میں مصروف سول اداروں اور مسلح افواج کی کوششیں قابلِ تعریف ہیں۔ میں قوم سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس مشکل گھڑی میں متاثرین کی ہر ممکن امداد کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔ حکومت متاثرین کے نقصانات کی تلافی اور اُن کی مکمل بحالی میں انشااللہ کوئی کسر نہیں چھوڑے گی۔

میرے عزیز بھائیو! بہنو اور بزرگو!

اپنی بات ختم کرنے سے پہلے میں ایک بار پھر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ انکوائری کمیشن کے اس فیصلے کے بعد پاکستان ایک نئے دور میں داخل ہو گیا ہے۔ میں نے کمیشن کی رپورٹ کو عام کرنے کی ہدایت جاری کر دی ہے۔ اب یہ رپورٹ تمام قومی و بین الاقوامی اداروں، سیاسی جماعتوں، میڈیا اور عوام کے ایک ایک فرد کی دسترس میں ہے۔ اب جبکہ سب سے بڑے اور بے حد معتبر انکوائری کمیشن نے 2013ء کے انتخابات کے شفاف اور دھاندلی سے پاک ہونے کی حتمی طور پر توثیق کر دی ہے، الزامات اور بہتان تراشی کا باب ہمیشہ کے لئے بند ہو جانا چاہیے۔ انتخابات کے بعد سے اب تک جو کچھ ہوا ہم اسے فراموش کر رہے ہیں لیکن منصفانہ اور بے داغ انتخابات کو متنازعہ بنا کر پاکستان کو دنیا بھر میں رسوا کرنا ہماری تاریخ کا ایسا افسوس ناک باب ہے جو آسانی سے بھلایا نہ جا سکے گا۔

خواتین وحضرات!

میں نے انتخابات کے بعد سے باہمی مشاورت، مفاہمت اور اتفاق رائے کی تعمیری روایت کو آگے بڑھایا ہے۔ عوامی مینڈیٹ کے مطابق حکومتوں کے قیام سے لے کر نیشنل ایکشن پلان، آئینی ترمیم اور چین پاکستان اقتصادی راہداری تک یہ سارے تمام بڑے فیصلے قومی اتفاق رائے کے ساتھ کئے ہیں۔ میں قومی معاملات میں حکومت اور اپوزیشن کی تقسیم پر یقین نہیں رکھتا۔ ہم سب پاکستانی ہیں اور ہم سب کو پاکستان ہی کے حوالے سے سوچنا چاہیے۔ میں نے اقتدار کی سیاست کے بجائے اقدار کی سیاست کا عہد کیا تھا۔ اللہ کے فضل و کرم سے ہم اپنے اس عہد پر قائم ہیں۔ ہم نے ذاتی اور جماعتی مفاد کی سطح سے اوپر اٹھ کر ہمیشہ ملک وقوم کے مفاد کو ترجیح دی۔ اپنے اسی نظریے کے تحت ہم نے انکوائری کمیشن کے قیام پر بھی رضامندی ظاہر کی حالانکہ ساری دنیا کے ساتھ ساتھ ہمیں بھی اچھی طرح معلوم تھا کہ انتخابات میں کوئی دھاندلی نہیں ہوئی۔ آپ بھی اس کو اچھی طرح جانتے ہیں ہم نے تمام اشتعال انگیزیوں کے باوجود صبر وتحمل سے کام لیا اور معاملات کو جمہوری جذبے سے حل کرنے کے کوشش کی۔ ہم آئندہ بھی انہی اصولوں پر کاربند رہیں گے۔ ہمیں توقع ہے کہ قوم وملک کا قیمتی وقت برباد کردینے والے بھی اب سبق سیکھیں گے اور منفی سیاست سے گریز کریں گے۔ یہی وہ راستہ ہے جو ہمیں ماضی کی بے ثمر سیاست سے نکال کر مستقبل کی مثبت اور تعمیری سیاست کی طرف لے جا سکتا ہے۔

آیئے ہم انکوائری کمیشن کے تاریخی فیصلے کو سنگ میل سمجھتے ہوئے مکمل یکسوئی کے ساتھ ایک نئے پرعزم سفر کا آغاز کریں۔ ایسا سفر جو انتشار، بے یقینی، الزام تراشی اور عدم استحکام کے اندھیروں کے بجائے ہمیں ترقی وخوشحالی، جمہوری استحکام اور یقین واعتماد کی نئی روشن منزلوں کی طرف لے جائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔

پاکستان پائندہ باد